ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

DAILY AL-FAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

یوم چہارشنبہ

نمبر ۲۱۸	۲۵ ستمبر ۱۹۴۰ء	۲۱ شعبان ۱۳۵۹ھ	۲۵ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش	جلد ۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور پھر ایفاء میں کسی قدر سستی نظر آنے کی وجہ سے مَیں نے جماعت کو خاص طور پر اس کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مخلصین نے توجہ کی۔ معذور اور کمزور توجہ نہ کر سکے نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ باوجود بعض مخلصوں کی قابل قدر قربانیوں کے اس سال کی وصولی گزشتہ سال سے بہت کم ہے۔ اور اس وقت تک کل ساٹھ فیصدی چندہ وصول ہوا ہے۔

خصوصاً ستمبر کے شروع سے تو وصولی میں بہت ہی کمی آگئی ہے۔ شاید دوستوں نے سمجھ لیا۔ کہ جو فہرست میرے سامنے پیش ہونی تھی۔ ہو چکی۔ اب ان کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً وہ بھول گئے۔ کہ ایک میرا بھی سردار ہے۔ اور اس کے سامنے ہر لحظہ مخلصین کی فہرست پیش ہوتی رہتی ہے۔ اگر وہ اس کی عظمت کو پوری طرح سمجھتے۔ تو اس طرح ہمت ہار کر نہ بیٹھ جاتے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:-

۱۔ جسے کسی سال میں اتفاقاً پہلا نمبر نہ ملے۔ اس کا دوسرے نمبر کے حصول کی کوشش نہ کرنا اپنے نفس سے دشمنی ہے۔ اگر کسی کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری حاصل نہیں ہوتی۔ تو وہ تحصیلداری کی کوشش کرتا ہے۔ تمام دنیاوی کاموں میں یہ جدوجہد جاری ہے۔ پھر دین میں دوسرے درجہ کے حصول سے بے پرواہی کہاں کی عقلمندی ہے۔

۲۔ اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالیٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں۔

۳۔ اگر آپ سستی سے وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ تو اب اُسے پورا کر کے توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔

۴۔ آپ ایک برگزیدہ الٰہی کی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاوّلون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

۵۔ اگر آپ وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ تو خاص طور پر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دوسرے بھائیوں کو بھی وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۶۔ اگر آپ تحریک کے عہدہ دار ہیں۔ تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بقایوں کی وصولی پر لگ جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شامل حال ہو۔

۷۔ کوشش کریں۔ کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اوّل تو ستمبر میں ورنہ اکتوبر میں پورا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ سلسلۂ احمدیہ کے مخلص خادم ہوں۔ اور کمزور اور غافل نہ ہوں۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ تبوک ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام ناصر احمد حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بخار اور کان درد کی سخت تکلیف ہے۔ نیز ضعف دل کی شکائت ہے دعائے صحت کی جائے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے شیخ عبد القادر صاحب مبلغ کو سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں بھیجا گیا ہے۔

افسوس مالابار کا ایک نوجوان ابوبکر نامی جو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قریباً ڈیڑھ سال سے قادیان آیا ہوا تھا ایک ماہ بعارضہ تپ محرقہ بیمار رہ کر بعمر ۲۵ سال وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مخلص نوجوان تھا۔ اور ایک دوسرے مالاباری کی جو تپ محرقہ کا بیمار تھا نور ہسپتال میں دن رات تیمار داری میں مصروف تھا کہ خود اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ آخر وہ تو صحت یاب ہو گیا۔ اور یہ اپنے مولا سے جا ملا۔ نور ہسپتال میں مرحوم کی تیمار داری کا پورا پورا انتظام کیا گیا۔ اور ایک خاص آدمی اس کے لئے رکھا گیا مگر افسوس زندگی نے وفا نہ کی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

میاں خوشحالی صاحب جنکی نعش کل لاہور سے لائی گئی تھی۔ آج حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ مرحوم نابینا تھے۔ اور نہائت فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے لیکن وصیت کی رقم انہوں نے باقاعدہ ادا کی ہوئی تھی۔

تبلیغی وفد کی روانگی

صوبہ یوپی اور سی۔پی کی جماعتوں میں

مولوی عبد المالک صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب اس وفد کے ممبر ہیں۔ یہ وفد آگرہ سے روانہ ہو گا۔ اور سی۔پی کیطرف سے دورہ کرتا ہوا پھر یو۔پی میں الہ آباد سے داخل ہو گا۔ گیانی عباد اللہ صاحب ۱۹ ستمبر کو آگرہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ آگرہ سے مولوی عبد المالک صاحب ان کے ساتھ ہوں گے۔ یہ وفد احمدی جماعتوں میں تبلیغ کی تنظیم کریگا۔ اور ضروری ہدایات دیگا بعض ایسے مقامات پر بھی اسکا دورہ ہو گا۔ جہاں گو احمدی جماعتیں نہیں ہیں۔ مگر وہاں کے دوسرے دوستوں سے امید ہے۔ کہ وفد کے ساتھ حسن سلوک و تعاون سے پیش آئیں گے۔

غیر احمدی اصحاب سے ملاقات کرنے میں مسلمانوں کی ترقی و عام اصلاح و بہبودی ان کا مقصد ہو گا۔ سیاسیات سے ان کا تعلق نہیں۔ لیکن ہندو مسلم اتحاد اور ان کے باہمی خوشگوار تعلقات اور باامن شہری زندگی کے متعلق وہ اپنی رائے کا اظہار کر سکیں گے۔ اسی طرح اس وقت کے پر خطر حالات جو جنگ کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان سے محفوظ رہنے کے لئے حسب موقعہ اسلامی نقطۂ نظر پیش کرینگے۔ دورہ کے لئے حسب ذیل مقامات پہلے سے تجویز کئے گئے ہیں۔ لیکن دوران سفر میں ضرورت ہوئی۔ تو دوسرے مقامات پر بھی جا سکتے ہیں۔ اسی لئے تاریخ وار پروگرام نہیں شائع کیا جاتا۔ ممبران وفد اپنی آمد سے ہفتہ عشرہ پہلے اطلاع دیتے رہیں گے۔ مقامات دورہ یہ ہیں۔

گوالیار۔ جھانسی۔ بھوپال۔ اٹارسی۔ ناگپور۔ رائے پور۔ لبنہ۔ امراوتی۔ جبل پور۔ الہ آباد۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ بریلی۔ کاسگنج۔ فرخ آباد۔ مین پوری۔ شکوہ آباد۔ اٹاوہ۔ ہاتھرس۔ متھرا۔ علی گڑھ۔ خورجہ۔ بلند شہر۔ میرٹھ۔ امروہہ۔ مراد آباد

ناظر دعوت و تبلیغ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مجلس خدام الاحمدیہ کا نظام

شملہ ۱۹ تبوک (بذریعہ ڈاک) ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ یہاں مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک مہتمم آئے تھے وہ کہتے تھے کہ خدام الاحمدیہ والوں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ امیر جماعت کا حکم مانیں حضور اس کے متعلق وضاحت فرمائیں۔ کیا خدام الاحمدیہ سے امیر جماعت کوئی کام نہیں لے سکتا

حضور نے فرمایا:۔

"میں یہ یقین نہیں کر سکتا کہ خدام الاحمدیہ کے مہتمم نے ایسے الفاظ کہے ہوں مجلس کے کارکن جہاں تک مجھے علم ہے بہت ذہین ہیں۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو گی"

اس پر ایک دوسرے دوست نے عرض کیا۔ کہ "مہتمم صاحب نے کہا تھا۔ کہ مثلاً یہاں محمد نواز صاحب قائد ہیں امیر جماعت محمد نواز صاحب کو تو حکم دے سکتا ہے۔ مگر قائد مجلس خدام الاحمدیہ کو حکم نہیں دے سکتا"

حضور نے فرمایا "ہاں یہ درست ہے مجلس خدام الاحمدیہ کا نظام میں نے الگ بنا دیا ہے۔ اور ان کا الگ مرکز قائم ہے میں چاہتا ہوں۔ کہ نوجوان اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہو جائیں۔ ان میں خود کام کرنے کی اور اپنی ذمہ واری محسوس کرنے کی عادت پیدا ہو جائے۔ امیر جماعت مجلس کے نظام میں دخل نہیں دے سکتا۔ اگر وہ کوئی خامی دیکھے تو مجلس کے مرکز میں رپورٹ کر سکتا ہے۔ اگر اسے کوئی کام لینا ہو تو مجلس کو حکم نہیں دے سکتا۔ البتہ جماعتی کاموں (مثلاً جلسے وغیرہ) کے متعلق مجلس کو request (یعنی گزارش) کر سکتا ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کو ایسے کاموں میں تعاون کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بنائی ہی اس غرض کے لئے گئی ہے۔ اگر وہ تعاون نہ کرے گی تو اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرے گی۔ نیز امیر کسی فرد جماعت سے بحیثیت فرد ہونے کے کام لے سکتا ہے۔ نہ بحیثیت رکن مجلس ہونے کے۔ ایک شخص جماعت کا سیکرٹری ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کا رکن بھی ہے۔ جب جماعتی کام ہو گا تو اسے بہرحال مجلس کے کام پر جماعتی کام کو مقدم رکھنا ہو گا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص گورنمنٹ کا ملازم ہو تو اسے بہرحال پہلے گورنمنٹ کا کام کرنا ہو گا"

پھر ایک نوجوان نے حضور کی خدمت میں کاپی پیش کی۔ کہ دستخط (Autograph) فرما دیں۔ حضور نے فرمایا کہ "اگر میں آپ کی کاپی پر لکھ دوں تو کل یہ سب لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں کاپیاں لے آئیں گے۔ میں بغیر سبب کے کوئی کام کرنا پسند نہیں کرتا۔ جب میں ولائت گیا تو وائرلیس والوں نے مجھے کہا۔ کہ آپ ریڈیو پر دو چار لفظ فرما دیں۔ میں نے انکار کر دیا۔ کہ یہ محض تماشہ ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب کوئی مبلغ باہر جائے۔ تو میں نصیحت کے طور پر کچھ الفاظ اسے تحریر کر دیتا ہوں یا اپنے بچوں کی شادیوں کے موقعہ پر بھی کچھ تحریر کر دیتا ہوں۔ ویسے بغیر کسی سبب کے محض رسم کے طور پر میں لکھنا پسند نہیں کرتا"

پھر اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔

"میں بلاوے پر کبھی کسی جگہ نہیں جایا کرتا۔ اپنی مرضی سے چاہوں تو چلا جاؤں میں نے یہ اصول بنایا ہوا ہے۔ تا کہ اگر کوئی جماعت مجھے بلائے اور میں نہ جا سکوں تو اسے مجھ پر کسی قسم کے اعتراض کا موقعہ نہ ملے۔ اور وہ یہ نہ کہہ سکے۔ کہ فلاں جماعت کی دعوت قبول کی۔ ہماری نہ کی۔ اگر میں بلاوے قبول کرنے لگوں تو پھر ہر جگہ سے بلاوے آنے شروع ہو جائیں"

محتاج دعا۔ عمر علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوّت کی تعریف کیا ہے؟

(۱)

ذاتی اور اضافی صفات

اس عالم کی ہر چیز دو قسم کی صفات اپنے اندر رکھتی ہے۔ پہلی قسم تو وہ ذاتی صفات ہیں۔ جو اپنے موصوف کے لئے مابہ الامتیاز ہوتی ہیں۔ جن کے تحقق سے موصوف کا وجود متحقق ہوتا ہے۔ اور جن کے نہ پائے جانے سے موصوف کا وجود پایا جانا محال ہوتا ہے۔ گویا وہ وجودِ موصوف کے لئے بمنزلہ رُوح ہیں۔ جن سے موصوف کا وجود قائم ہے۔ ایسی صفات ذاتیہ کو منطق کی اصطلاح میں فصل کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے موصوف کو باقی اشیاء سے جُدا اور ممتاز کرتی ہیں۔ دوسری صفات ایسی ہیں۔ جو موقع اور محل کے مطابق موصوف میں پائی جاتی ہیں۔ اور جن کے ہونے یا نہ ہونے سے ذات موصوف میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ ایسی صفات کو صفاتِ اضافی کہا جاتا ہے۔

مثلاً انسان کے لئے ذاتی صفت قوتِ نطق ہے جس کے ذریعہ یہ دوسری مخلوق سے ممتاز ہوتا ہے۔ اس لئے حکماء نے انسان کی تعریف حیوان ناطق کی ہے۔ پس انسان کا حیوان ناطق ہونا یہ اس کی ذاتی صفت ہے۔ لیکن کسی شخص کو عالم۔ یا جاہل اور ہندوستانی یا یورپین کہنا گو یہ بھی اس کی صفات ہوسکتی ہیں۔ مگر یہ صفات اس کے لئے ذاتی نہیں۔ یعنی یہ نہیں۔ کہ وہ عالم ہونے کی وجہ سے یا ہندوستانی کہلانے کی وجہ سے انسان ہے۔ اور نہ ہی ہر انسان کے لئے ان صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔ بلکہ ان صفات کا کسی میں پایا جانا موقع و محل کو چاہتا ہے اور ان کے ہونے یا نہ ہونے سے انسان کی ذات میں کوئی زیادتی یا کمی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے یہ صفات اضافی ہیں۔

صفاتِ نبوّت کی تقسیم

نبوت کی صفات بھی دو قسم کی ہیں ایک تو وہ جن کا ہونا نبی کہلانے کے لئے ضروری ہے۔ اور جن کے بغیر نبی نبی نہیں کہلا سکتا۔ وہ ذاتی صفات ہیں۔ لیکن دوسری صفات کہ جن کا تحقق اور وجود خارج میں پایا جانا موقع و محل کو چاہتا ہے۔ اور جن کے ہونے یا نہ ہونے سے نبوت میں کوئی کمی یا زیادتی واقعہ نہیں ہوسکتی ایسی صفاتِ نبوت کے لئے صفاتِ اضافی ہوں گی۔ اور ان کا ہر ایک نبی میں پایا جانا ضروری نہ ہوگا۔ مثلاً نبی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ وحی نبوت پائے۔ اور رسول ہو۔ لیکن خاتم النبیین یا شارع ہونا۔ یا مستقل ہونا یا ظلّی ہونا ہر ایک نبی کے لئے شرط نہیں۔ بلکہ ان صفات کا وجود خارج میں پایا جانا موقع اور محل کو چاہتا ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ کسی چیز کی حقیقی تعریف اس چیز کی وہ ذاتی صفات ہوتی ہیں جو اس نام کے تمام افراد میں مشترک طور پر پائی جاتی ہوں۔ حتّےٰ کہ کوئی فرد اس نوع کا ایسا باقی نہ رہے۔ جس میں وہ صفات متحقق نہ ہوں۔ اور نہ ہی وہ کسی خارجی چیز کو اس نوع کی تحت میں آنے کی اجازت دیتی ہوں۔

غیر مبائعین کی تعریفِ نبوّت

اس بیان کے بعد ہم غیر مبائعین کی تعریفِ نبوت کو دیکھتے ہیں۔ کہ کیا وہ نبوت کی حقیقی تعریف کہلا سکتی ہے غیر مبائعین نبوت کی تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت سے پیش کرتے ہیں۔ جس میں حضور فرماتے ہیں:-

"چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کہ اس جگہ بھی یہی معنے نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے۔ اور کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔" (خط حضرت مسیح موعود۔ الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

اس جگہ یہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی عقیدہ تھا۔ کہ نبی وہ ہوسکتا ہے۔ جو نئی شریعت لائے۔ یا سابقہ شریعت کے بعض احکام کو منسوخ کرے۔ یا بدوں استفادہ اور پیروی کسی نبی کے نبوت کا مقام پائے۔ مگر بعد میں جب آپ پر نبوت کی حقیقت کھل گئی۔ اور خدا تعالےٰ کی متواتر وحی نے آپ کو پہلے عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور آپ کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا۔ تو حضور نے نبوت کی تعریف بدل دی۔ اور فرمایا:-

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

دوسری جگہ فرمایا "نبی کا شارع ہونا شرط نہیں۔ یہ صرف موہبت ہے جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ ایک وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایسا آیا۔ جب آپ کے عقیدۂ نبوت میں تبدیلی ہوئی۔ اور نبوت کی وہ تعریف جو آپ ابتداء میں سمجھتے تھے۔ اس کو آپ نے ترک کر دیا، اور فرمایا۔ کہ "شریعت کا لانا اس (نبی) کیلئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔" پس انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اب پہلی تعریف نبوت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔ کیونکہ حضور نے اس کو خود ہی ترک کر دیا۔ ورنہ ماننا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ آپ کے کلام میں تناقض ہے۔ اور یہ تناقض کس امر پر دلالت کرتا ہے۔ یہ غیر مبائعین خود ہی سوچ لیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے مولوی موصوف کا بیان بھی تناقض سے بھرا ہوا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱۱)

غرض ان دونوں قسم کے حوالوں کو پیش نظر رکھ کر یا تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ نے تعریفِ نبوت میں تبدیلی فرمائی ہے۔ اور پہلی تعریف کو منسوخ کر کے ایک نئی تعریف کی ہے۔ یا یہ سمجھا جائے گا کہ نعوذ باللہ آپ کے کلام میں تناقض ہے۔ اور صاحب نبوت کی شان سے بعید ہے۔ کہ اس کے کلام میں تناقض ہو۔

غیر مبائعین کی پیش کردہ شرائط نبوّت کے لئے ضروری نہیں

اب میں غیر مبائعین کی تعریف نبوت کو لیتا ہوں۔ کہ نبی وہ ہے۔ جو نئی شریعت لائے۔ یا سابقہ شریعت کے کسی حکم کو منسوخ کرے۔ یا بغیر استفادہ اور کسی نبی کا امتی ہونے کے نبوت کے مقام کو حاصل کرے۔ یہ تعریف جو تین اجزاء پر مشتمل ہے۔ اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تینوں شرائط نبوت کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ کیونکہ اگر یہ تینوں شرائط ہر نبی کے لئے ضروری ہوتیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو "یا" کے لفظ سے اکٹھا نہ فرماتے کیونکہ "یا" کے معنے تو یہ ہیں۔ کہ ان تین شرطوں میں سے کوئی ایک شرط بھی اگر کسی شخص میں پائی جائے۔ تو وہ نبی ہے۔ خواہ وہ شرط پہلی ہو۔ یا دوسری۔ یا کہ تیسری۔ گویا ان سب کا پایا جانا نبوت کے لئے ضروری نہیں۔ اور جب یہ ضروری نہ ہوا۔ تو یہ نبوت کے لئے ذاتی صفات نہ ٹھہریں۔ کیونکہ ذاتی صفات جیسا کہ میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ اپنے موصوف کے تحقق کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ ان کے بغیر موصوف کا وجود متحقق نہیں ہوتا اور جہاں وجود موصوف پایا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں ان صفات ذاتیہ کا پایا جانا لازمی ہے۔ اور چونکہ یہ تینوں شرائط ہر ایک نبی میں پائی جانی ضروری نہیں ہیں۔ اس لئے یہ نبوت کی ذاتی صفات نہیں کہلا سکتیں اور نہ یہ نبوت کی حقیقی تعریف بن سکتی ہیں

پھر اگر غور سے دیکھا جائے تو پہلی دو شرائط یعنی شریعت کا لانا یا بعض احکام شریعت سابقہ کا منسوخ کرنا" دراصل ایک ہی شرط ہے۔ کیونکہ بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرنے والا نبی دراصل صاحب شریعت ہی ہوتا ہے کیونکہ ضروری ہے۔ کہ وہ جس حکم کو منسوخ کرے۔ اس کی بجائے کوئی نیا حکم اور قانون رائج کرے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے ما ننسخ من اٰیۃٍ او ننسھا نأت بخیرٍ منھا او مثلھا کہ ہر ایک جو آیت ثانی یا منسوخ کی جاتی ہے۔ اس کی بجائے اس جیسی یا اس سے بہتر لائی جاتی ہے پس سابقہ شریعت کے بعض احکام کو منسوخ کرنے والا نبی دراصل صاحب شریعت ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ ضروری ہے کہ اس پر منسوخ شدہ احکام کی بجائے نئے احکام نازل ہوں۔ اور یہ واضح ہے کہ جس پر نئے احکام نازل ہوں گے وہ صاحب شریعت نبی ہی ہوگا۔ اسلئے پہلی دو شرائط یعنی شریعت کا لانا یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرنا دراصل دو شرائط نہیں ہیں بلکہ ایک ہی ہے۔

پھر جب صاحب شریعت ہونا بھی ہر نبی کے لئے شرط نہیں۔ کیونکہ بیسیوں نبی بنی اسرائیل میں ایسے آئے ہیں۔ جن پر کوئی نئی شریعت نازل نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ تورات کی ہی پیروی کرتے تھے اور تمام امور میں اسی کو حکم ٹھہراتے تھے چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدیً و نور یحکم بھا النبیّون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شھداء یعنی ہم نے تورات اتاری ہے۔ اس میں ہدایت اور نور کی باتیں ہیں۔ کئی نبی جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے۔ اور اس کے ذریعہ سے یہودیوں کے درمیان فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اور ربانی بھی بوجہ اس کے کہ انہیں کتاب اللہ یاد کرائی گئی تھی۔ اور وہ اس پر نگران تھے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ بہت سے ایسے نبی گزرے ہیں۔ جو کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ بلکہ توریت کے مطابق ہی وہ فیصلہ کیا کرتے تھے اور ان کا کام توریت کو منسوخ کرنا نہ تھا۔ بلکہ اس کی نگرانی اور حفاظت تھا چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے "بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئی کرتے تھے"

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

پس معلوم ہوا کہ ہر نبی کا صاحب شریعت ہونا شرط نہیں۔ اور جب یہ بات ہر نبی کے لئے ضروری نہیں۔ تو یہ نبوت کی ذاتی صفت نہ ہوئی۔

اب رہی تیسری شرط یعنی نبی وہ ہوتا ہے۔ جو کسی پہلے نبی کا پیرو اور امتی نہ ہو۔ اور بغیر استفادہ کسی نبی کے نبوت کے مقام کو حاصل کرے۔ سو واضح ہو۔ کہ یہ شرط بھی نبی کے لئے ضروری نہیں کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی کہ اگر موسےٰ اور عیسےٰ دونوں زندہ ہوتے تو وہ ضرور میرے پیرو ہوتے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ کسی نبی کا دوسرے نبی کا پیرو ہونا ناجائز نہیں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ شریعت کا لانا نبی کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ وہ کسی صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پس معلوم ہوا کہ نبوت کی یہ تعریف بالکل غلط ہے۔ کہ نبی وہ ہو سکتا ہے جو شریعت لائے۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرے۔ یا وہ کسی سابقہ نبی کا امتی اور پیرو نہ ہو۔

خاکسار عبد الکریم شرما مجاہد تحریک جدید

سرینگر میں سیرت النبی کا نہایت شاندار جلسہ

غیر مسلم معززین کا ذاتِ نبویؐ سے عقیدت کا اظہار

مورخہ ۱۵ تبوک ۱۳۱۹ ہش (۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء)

۴½ بجے بعد دوپہر حسب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ میونسپل باغ سرینگر میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک نہایت اہم اور شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تمام طبقوں کے معززین نے شمولیت فرمائی۔ حاضرین کی تعداد دو ہزار سے زیادہ تھی۔ جلسہ گاہ جھنڈیوں سے مزین کیا گیا تھا۔ آلہ جہیر الصوت اور روشنی کے لئے گیسوں کا انتظام تھا۔ ۸½ بجے تک تین اجلاس تین مختلف معزز شخصیتوں کے زیر صدارت منعقد ہوئے۔ سردی کے باوجود حاضرین کی دلچسپی کا یہ عالم تھا۔ کہ ہمہ تن گوش بنکر بیٹھے رہے۔

پہلا اجلاس

پہلا اجلاس جناب سردار عطر سنگھ صاحب جو سر گورنر صوبہ کشمیر کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جو مولوی عبد الغفار صاحب ڈار نے کی۔ بعد ازاں خواجہ مبارک احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم۔

"عجب نوریست در جانِ محمد"

خوش الحانی سے پڑھی۔ پہلی تقریر مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ نے کی۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ان قربانیوں کا ذکر کیا۔ جو حضور نے قیام امن اور انسداد جنگ کے لئے کی ہیں۔ مولوی صاحب کے بعد جناب پنڈت سری کنٹھ صاحب توشہ خوانی ایم اے نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ حضرت محمد صاحب نے ایسی کرامت دکھائی۔ ایسا روحانی نغمہ سنایا۔ کہ جاہل اور وحشی لوگ بھائی بھائی بن گئے۔ حضرت محمد صاحب نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ خدا صرف چند کروڑ لوگوں کا ہے بلکہ ان کا پیغام یہ تھا۔ کہ خدا سب کا ہے۔ پس اسلام ایسی چیز نہیں ہے۔ جس کو کسی دائرہ میں تنگ کر دیا جائے۔

پنڈت صاحب کے بعد گیانی پریتم سنگھ صاحب گرنتھی سری نگر نے تقریر کی۔ اور فرمایا۔ کہ پیغمبروں کی زندگی سمندر کی مانند ہوتی ہے۔ جو انسان پکش پات سے علیحدہ ہو کر ان کی زندگی پر غور کرتا ہے اسے سچے موتیوں کے خزانے مل جاتے ہیں۔ حضرت محمد صاحب کا جیون عملی جیون (زندگی) تھا۔ انہوں نے نیکی کا نمونہ بنکر دکھایا ہے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے عرب میں بہت بت پرستی تھی۔ جس کا نقشہ حالی نے اپنے مسدس میں کھینچا ہے۔ حالی کے مسدس کا ترجمہ گورمکھی میں سر شہاب الدین صاحب نے کیا ہے۔ حضرت محمد صاحب نے ان بت پرستوں کو اپنی عملی زندگی سے خدا پرست بنا دیا۔ میں جلسہ کے منتظمین کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے اس جگہ ہم سب کے لئے اکٹھے ہو کر اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ مہیا کیا۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم بھی اپنی زندگی کو عملی زندگی بنائیں۔ اور یہ سب سے بڑا سبق ہے۔ جو ہم حضرت محمد صاحب کی زندگی سے لے سکتے ہیں۔ گیانی صاحب کی تقریر کے خاتمہ پر جناب منشی محمد الدین صاحب فوق نے اپنی ایک تازہ نظم سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ جس میں اس قسم کے سیرت کے جلسوں کی اہمیت اور فوائد بیان کئے گئے۔ بعد ازاں ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا نے دلچسپ تقریر کی۔ جسمیں اسلامی مساوات، علم اور ہنر کے حصول کے متعلق اسلامی تعلیمات کو واضح طور پر پیش کیا ڈاکٹر صاحب کے بعد جناب صاحب صدر گورنر صاحب بہادر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ کہ میں منتظمین کا بہت شکریہ بجا لاتا ہوں۔ جنہوں نے میرے لئے یہ موقعہ مہیا کیا۔ مجھے آج بڑی خوشی ہوئی ہے یہ دیکھ کر کہ اس جگہ مختلف مذاہب کے اصحاب ایک متبرک تقریب پر جمع ہیں۔ میرے نزدیک کسی کو برا کہنا سخت غلطی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کا یہ جلسہ بتا رہا ہے کہ ہم اختلاف خیال رکھنے کے باوجود اکٹھے ہو سکتے ہیں میرے نزدیک یہ جلسہ جہالت کے دور کرنے کا مکتب ہے۔ اب اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ اس قسم کے جلسوں کے سلسلہ کو وسیع کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم جو اس طرح جمع ہیں یہ کسی [redacted] پیغمبرؑ کی آمد کے لئے ہو رہا ہے۔ مجھے اس جلسہ سے خاص خوشی ہوئی ہے۔ کیونکہ میرے نزدیک خدا ایک ہے اور ساری دنیا کو اسی نے پیدا کیا ہے جیسا کہ ہمارے گرنتھ صاحب میں لکھا ہوا ہے۔ میں پھر ایک دفعہ منتظمین جلسہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس زیر صدارت خان بہادر راجہ محمد افضل خانصاحب ہوم منسٹر منعقد ہوا۔ چونکہ ابتدائی چند منٹ تک خان بہادر صاحب موصوف ایک اشد ضروری کام میں مشغول تھے۔ اس لئے اس عرصہ میں خانصاحب منشی سراج الدین صاحب نے صدارت کے فرائض ادا کئے۔ اس اجلاس میں سب سے پہلی تقریر جناب پنڈت پریم ناتھ صاحب ایڈیٹر روزنامہ مارتنڈ نے فرمائی۔ آپ نے کہا۔ جہاں تک میں نے اسلام کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کا نچوڑ یہی ہے۔ کہ وہ دنیا کیلئے رحمت کا پیغام لایا۔ اسی لئے حضرت محمد صاحب کا لقب رحمۃ للعالمین ہے۔ پیغمبر آخر الزمان کے اوصاف بے انتہا ہیں۔ آپ ساری نسل انسانی کے لئے رحمت لے کر آئے تھے نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ سکھوں اور ہندوؤں کے لئے بھی۔ جس طرح دوسرے پیغمبر آچکے ہیں۔ میں کرشن جی مہاراج کی عزت کرتا ہوں کیونکہ وہ مساوات کے حامی تھے۔ اسی طرح میں حضرت محمد صاحب کی عزت کرتا ہوں کیونکہ آپ نے بھی دنیا کو مساوات کا تحفہ پیش کیا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ نے حضرت امام حسینؓ اور اسامہ بن زید کے متعلق فرمایا۔ کہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں۔ دیکھو حضرت محمد صاحب نے کس طرح سے اپنے نواسے اور ایک غلام کے لڑکے کو ہم درجہ بنا دیا۔ حضرت محمد صاحب نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مساوات کا قابل فخر اعلان فرمایا۔ جب کہ یہ کہا۔ کہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں۔ اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر فضیلت ہے۔ تمام انسان آدم کی اولاد ہیں۔ اور آدم مٹی سے پیدا ہوا۔ فضیلت نیک عمل میں ہے حضرت محمد صاحب کا دوسرا پیغام توحید پرستی کا تھا۔ میں ہندو ہو کر بھی توحید کو مان کر اس رحمت سے حصہ لے سکتا ہوں۔ جو حضرت محمد صاحب لے کر آئے۔ حضرت محمد صاحب ایک تلوار لائے تھے۔ مگر وہ پریم اور محبت کی تلوار تھی۔ حق کی تلوار تھی۔ میں اس بات کو کبھی درست نہیں سمجھتا۔ کہ اسلام غیر مسلموں کو تلوار کے گھاٹ اتارنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام ہرگز جبر کی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ حضرت محمد صاحب کو بنی نوع انسان سے جو محبت تھی۔ اس کا اندازہ آپ کی اس دعا سے ہو سکتا ہے۔ جو آپ نے نماز میں کی۔ جبکہ آپ نے کہا کہ اے خدا ہمارا اور سب مخلوق کا تو ہی پروردگار ہے۔ ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اس دعا سے ظاہر ہے کہ حضرت محمد صاحب سب انسانوں کو بھائی بھائی سمجھتے تھے۔ پنڈت صاحب کی تقریر کے دوران میں ہی جناب ہوم منسٹر صاحب تشریف لے آئے اور کرسی صدارت کو زینت بخشی۔

دوسری تقریر سنت سندر سنگھ صاحب ایڈیٹر رسالہ ایدیٹک امرتسر کی تھی آپ نے فرمایا۔ کہ اسلام کی اصلیت جو قرآن اور حدیث میں ہے بہت دلکش ہے۔ مگر افسوس کہ موجودہ مسلمان اس پر عمل پیرا نہیں۔ حضرت محمد صاحب کی میں بہت عزت کرتا ہوں۔ آپ نے کس قدر زرین خیال پیش کیا جبکہ فرمایا من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ کہ جو شخص اپنے آپ کو شناخت کر لیتا ہے۔ وہ اپنے خدا کو بھی پہچان لیتا ہے میں نے اس فقرہ پر اپنا جیون قربان کر دیا ہے۔ اس بنا پر اگر مجھے سکھ مسلمان کہا جائے تو مجھے اعتراض نہ ہوگا۔ حضرت محمد صاحب پریم اور گیان کا پرچار کرتے رہے۔ اسلام ہی کی تعلیم کا یہ اثر ہے۔ کہ بڑے بڑے حکام غریبوں کے ساتھ دوستوں کی طرح بیٹھتے ہیں اسلام یہ کہتا ہے کہ غریبوں میں جاؤ۔ اور ان کو گلے سے لگاؤ۔ اسلام کی اس تعلیم کو دیکھ کر میں اس کے آگے اپنا سر جھکاتا ہوں

اس تقریر کے بعد خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار مدیر اخبار اصلاح نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی اخلاص و عقیدت سے لبریز نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" نہایت خوش الحانی اور رقت کے ساتھ پڑھی حاضرین پر خاص کیفیت طاری تھی حضرت میر صاحب کے اخلاص کا یہ اثر تھا۔ کہ سامعین میں سے اکثر کی آنکھیں پرنم تھیں اور ان کی زبانوں پر علیک الصلوٰۃ علیک السلام جاری تھا۔ نظم کے خاتمہ پر مسٹر ایم۔ اے صابر ایڈیٹر البرق نے تقریر کی اور کہا کہ ہر ایک مذہب روشنی لے کر آتا ہے۔ قرآن کریم نے اس صداقت کا بدرجہ اتم ذکر کیا ہے۔ کہ تمام رشی منی خدا تعالےٰ کی طرف سے تھے۔ اور اس کی طرف سے صحیح تعلیم لے کر آئے تھے مسٹر صابر کے بعد خاکسار نے تقریر کی جس میں موجودہ جنگ کی ہولناکیوں کے تذکرہ آج سے ساڑھے تیرہ سو برس کی مسلسل جنگ جو قریش مکہ و اقوام عرب اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے درمیان جاری رہی کا ذکر کیا۔ جس کا بھیانک آغاز قریش کے بے انتہا مظالم سے ہوا۔ حتیٰ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جاں نثار کی معیت میں مکہ چھوڑنا پڑا۔ اور جس کا پرشوکت انجام ہوا۔ کہ آپ دس ہزار قدوسیوں سمیت فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ اور عفو کی بے نظیر مثال قائم کرتے ہوئے آپ نے تمام ظالموں کو معاف کر دیا۔ میں نے اسلام کے زریں قواعد بھی ذکر کئے۔ جو اس نے جنگ کے بارہ میں مقرر فرمائے ہیں۔ معاہدات کی پابندی امن اور جنگ دونوں حالتوں میں اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور امن پسند شہریوں کی حفاظت اسکا ایک اہم اصل۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ان پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا جو جنگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ میری تقریر کے بعد آنریبل ہوم منسٹر صاحب نے منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس قسم کے جلسوں کو ایک مبارک فال قرار دیا۔ اور تیسری صدارت شروع ہوئی۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس زیر صدارت شریمتی رامیشوری دیوی صاحبہ نہرو پریذیڈنٹ آل انڈیا ویمنز کانفرنس شروع ہوا۔ سب سے پہلے منشی سراج الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اسلام میں عورت کی حیثیت اور اس کے حقوق کا مفصل تذکرہ کیا۔ ان کے بعد شیخ عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ ممبر اسمبلی ریاست کشمیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح زندگی دلکش پیرائے میں بیان کئے۔ اور حضور کی قیام امن کی کوششوں کا تفصیلی ذکر کیا۔ حلف الفضول اور حجر اسود کے دیوار کعبہ میں رکھے جانے کے واقعہ کا ذکر خاص طور پر مؤثر انداز میں بیان کیا۔ شیخ صاحب کے بعد پنڈت جیالال صاحب کلم ایم اے۔ ایل ایل بی نے دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ نے کہا ہر ایک مذہب کے دو پہلو ہیں۔ اول دوسرے انسانوں سے کیسا سلوک کرنا چاہیئے دوم پرماتما سے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں حضرت محمد صاحب نے ان دونوں پہلوؤں میں بہت اچھی تعلیم پیش کی ہے۔ ایک دفعہ نجران کے نصاریٰ کا وفد آپ کی خدمت میں آیا۔ وہ آپ کی مسجد میں بیٹھے تھے۔ کہ ان کی عبادت کا وقت آگیا۔ حضرت محمد صاحب نے فرمایا کہ اسی مسجد میں عبادت کر لو۔ حضرت محمد صاحب مذہبی آزادی کے بڑے حامی تھے۔ اگر مسلمان اور ہندو اس پر عمل کریں تو امن قائم ہو سکتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ غیروں کو اپنا راز دار مت بناؤ۔ جہاں تک میں نے سمجھا ہے اور بہت سے اہل علم مسلمانوں نے میرے خیال کی تائید کی ہے۔ یہ حکم جنگ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ جنگ کے ایام میں دشمنوں کو راز مت بتاؤ۔ میرے نزدیک اسلام کا یہ حکم نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ راز بتانا بڑی خیانت ہے۔ حضرت محمد صاحب نے مکی زندگی میں عدم تشدد کی بہترین مثال قائم کی۔ مکہ میں انہوں نے بدی سے عدم تعاون کیا پھر جب مکہ میں واپس گئے تب بھی ان کا مقصد بدی کو دور کرنا تھا۔

ان میں اسی وقت یہ طاقت تھی کہ اگر چاہتے تو اپنے دشمنوں سے پورا پورا انتقام لیتے۔ مگر آپ نے عدم تشدد کیا اور اہنسا کی وہ مثال کی۔ جس کی نظیر ملنی سخت مشکل ہے آپ نے مذہب کا اعلےٰ ترین طریق پیش کیا ان دشمنوں پر تلوار نہ اٹھائی جو مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھاتے رہے۔ بلکہ انہیں معاف کیا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ حضرت محمد صاحب عدم تشدد کے پیغامبر تھے عدم تشدد کرنا بزدلوں کا کام نہیں ہے جو عدم تشدد بزدلی سے کیا جاتا ہے اسلام میں وہ سب سے بڑا گناہ ہے حضرت محمد صاحب ایسی ہستیاں سب دنیا کے لئے ہوتی ہیں۔ عرب میں ان دنوں مختلف مذاہب اور قومیں موجود تھیں۔ حضرت محمد صاحب نے ان اختلافات کو برداشت کرتے ہوئے وہاں پر شیل تمدن قائم کیا۔ آج بھی ہندوستان کو حضرت محمد صاحب کے اس پاک نمونہ کی ضرورت ہے۔

جناب کلم صاحب کی تقریر کے بعد جناب برج کشن صاحب مدن ایم اے پروفیسر سری پرتاپ کالج سری نگر نے ایک زبردست اور عالمانہ لیکچر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ حضرت محمد صلعم ایک ایسی اعلیٰ ہستیوں میں سے ہیں جن کے وجود پاک میں خدا نے اپنا نور ظاہر کیا۔ آپ مقبول خدا تھے خدا نے ایک جھلک میں ہی آپ کو ماضی اور مستقبل کے حالات عیاں کر دئے ان کو بتایا گیا کہ خداؤں کا انبوہ کثیر انسانی ترقی میں حائل رہا ہے اور حائل رہے گا۔ اس لئے انہوں نے تمام مذہبوں کا نچوڑ ایک ہی نعرہ میں دنیا کے سامنے پیش کر دیا اور وہ یہ کہ خدا ایک ہے اور سب لوگ جو اس پر یقین کریں۔ بھائی بھائی ہیں انہوں نے برابری۔ برادری اور آزادی کے ساتھ رہنے کی تلقین کی فرانس میں بھی یہ تینوں الفاظ بولے جاتے ہیں مگر اسلام میں ان مقولوں کی جو روحانی اہمیت ہے وہ اور کہیں پائی نہیں جاتی۔ یورپ کی آزادی اور قسم کی ہے۔ مگر اسلام کی آزادی روحانی ہے۔ اسلام نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ لوگ کسی جگہ کے ہوں کسی زبان کے بولنے والے ہوں۔ سب ایک خدا کو مان کر ایک بن جاتے ہیں اسی اصل پر مسلمان صدیوں حکمران رہے اور لوگ سچائی سچائی بن کر رہتے تھے ہندوستان میں اسلام کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ کیونکہ لوگ پہلے ہی متعدد خداؤں سے تنگ آ چکے تھے۔ اور ایک خدا کے ماننے کے لئے راغب تھے۔ اسلام نے توحید کا عقیدہ بغیر کسی آلائش اور رنگ آمیزی کے پیش کیا ہے۔ اس لئے وہ مقبول ہونے لگ گیا۔ اس وقت ہندوستان میں اس لحاظ سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں صرف نام کا فرق ہے کیونکہ وہ سب ایک ہی خدا کو مانتے ہیں اسلام کا سب سے بڑا پیغام خدا کی توحید کا عقیدہ ہے اور یہ عقیدہ دنیا میں مقبول ہو رہا ہے بس اسلام نے اپنا کام پورا کر دیا مجھے یقین ہے اسلام عنقریب پھر اسی معجزہ کو ظاہر کرے گا۔ جس کے ہم بے تابی سے منتظر ہیں۔ اور وہ ہم سب کو بھائی بھائی بنا دے گا۔

پروفیسر صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مولانا علم الدین صاحب سالک ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے پرجوش تقریر فرمائی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا۔ مزدوروں غریبوں اور عورتوں کے اسلامی حقوق کی تفصیل بیان کی۔ آپ کا انداز بیان بالخصوص وہ حصہ جو حقوق نسواں سے تعلق رکھتا تھا۔ بہت موثر تھا۔ آخر میں آپ نے کہا۔ ہندوستانی مسلمانوں کا فرض ہے کہ رحمۃ للعالمین کے پیغام کو سارے ہندوستان میں پھیلا دیں۔ ورنہ وہ اور بھی ذلیل ہو جائیں گے

سالک صاحب کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ آپ لوگ چار گھنٹے سے سردی میں بیٹھے تقاریر سن رہے ہیں۔ آج کا مضمون حضرت محمد صاحب کی زندگی کا تذکرہ ہے جب مجھے اس جلسہ کی صدارت کے لئے کہا گیا تو میں نے اسے اپنی عزت افزائی سمجھ کر خوشی سے منظور کیا۔ جلسوں کی صدارت کرنا یا لیکچر دینا۔ میری زندگی کا عام واقعہ ہے سینکڑوں مرتبہ مجھے بڑے بڑے جلسوں کی صدارت کرنے کا اتفاق ہوا۔ مگر آج میری زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے صدارت کرنے میں خوشی اور فخر محسوس ہوا ہے میں چار گھنٹے سے میٹھی تقاریر سنتی رہی ہوں۔ میرے لئے ان میں بہت سی نئی باتیں ہیں۔ میں آج خاص طور پر اس لئے آئی ہوں کہ اس مبارک جلسہ میں ظاہر کر دوں۔ کہ ہم ہندو بہنیں حضرت محمد صاحب سے بہت عقیدت رکھتی ہیں میں آج اپنی شردھا کے پھول ان کے چرنوں میں چڑھانے کے لئے آئی ہوں۔ سیرت النبی کے جلسوں کی اس تحریک سے مجھے بہت ہمدردی ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۲۸ء سے یہ تحریک جاری ہے تمام مذاہب کے لوگ مل کر ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر ہر سال اس قسم کے جلسے کرتے ہیں۔ امام صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے اس تحریک کو جاری کیا ہے میرے نزدیک یہ ایک بہت ہی مبارک تحریک ہے ہندوستان بلکہ ساری دنیا پر اس کا زبردست اثر ہوگا پہلے زمانہ میں ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کی تقریبوں میں حصہ لیتے تھے۔ کچھ عرصہ سے دونوں قوموں میں جدائی پیدا ہو گئی ہے اور اب اس قسم کے اجتماع نظر نہیں آتے میں خوش ہوں کہ آج وہ پہلا زمانہ دہرایا جا رہا ہے اور اس قسم کے اجتماع دیکھنے نصیب ہو رہے ہیں۔ بھائیو سچائی تو اصل میں ایک ہی ہوتی ہے مگر کم عقل لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں ہم دنیا کے بندے بھگوان کی دی ہوئی ساری سچائی کو نہیں سمجھتے مگر رشی اور پیغمبر ساری سچائی کو جانتے تھے وہ سب اللہ والے تھے ان کی باتوں کا ترجمہ کرنے والے آپس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں ورنہ اصل کے لحاظ سے ان میں کوئی اختلاف نہ تھا مذہب محبت اور پریم سے پھیلتا ہے۔ اگر آپ کسی کو یہ کہتے سنیں کہ کوئی شخص یا قوم مذہب کو تلوار سے پھیلاتی ہے تو آپ اس کو غلط سمجھیں کیونکہ تلوار سے کبھی عقیدت پیدا نہیں ہو سکتی اور نہ تلوار کے زور سے منوایا ہوا مذہب پائیدار ہو سکتا ہے۔ تلوار سے آج اگر کوئی جیتتا ہے تو کل ہارتا ہے تلوار کبھی محبت کی جگہ نہیں لے سکتی۔ میرے مطالعہ کے مطابق اسلام نے دو اصول سکھلائے ہیں جن سے محبت اور دوستی پھیلتی ہے اسلام نے میل ملاپ سے رہنا سکھایا ہے میری اسلام سے عقیدت کی ایک وجہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت کی شان کو بہت بلند کیا ہے میں نے آج کے جلسہ کے لئے اسی مضمون کو بیان کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر چونکہ مجھ سے پہلے دو بھائی اس کے متعلق کہہ چکے ہیں اور دیر زیادہ ہو گئی ہے اس لئے میں صرف اتنا ہی کہتی ہوں کہ اسلام اس وقت آیا اور حضرت محمد صاحب اس وقت ظاہر ہوئے جب دنیا میں عورت کی مطلق قدر نہ تھی انہوں نے آ کر عورت کو بڑا مرتبہ دیا اس کے حقوق قائم کئے وراثت میں اسے مردوں کے ساتھ شریک کیا۔ خاوند کے ساتھ مساوی حقوق دلوائے ہم عورتیں تو حضرت محمد صاحب کی بہت ہی احسانمند ہیں ہماری شان کو انہوں نے بہت بلند کیا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان سے محبت کریں جنہوں نے ان باتوں کو دنیا میں جاری کیا۔ میں منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور ان کو مبارک باد دیتی ہوں آج کا یہ جلسہ مستقبل کے لئے نیک فال ہے اگر ہم اسی راہ پر چلتے رہے تو اس عظیم الشان ملک کی دنیا بھر میں عزت قائم ہو گی۔ سب مذاہب والے اپنے اپنے نبیوں کو مان کر ان کی تعلیمات پر عمل کر کے بغلگیر ہو سکتے ہیں۔ اس تقریر پر جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ میں جماعت احمدیہ سری نگر کے تمام ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ جماعت کے تمام نوجوانوں نے نہایت اخلاص سے کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری مبلغ جماعت احمدیہ سری نگر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

شاہدرہ

میاں الہ دین صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ ماہ ظہور میں ۹ احباب نے وفدوں کی صورت میں ۱۰ غیر احمدیوں کو زبانی ۷ کو بذریعہ ٹریکٹ پیغام حق سنایا۔ ایک غیر مبائع کو اخبار الفضل کے پرچے برائے مطالعہ دیئے گئے ایک ہندو کو سری کرشن جی کی آمد ثانی کی اطلاع دی گئی۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح مولوی فاضل کے آنے پر آپ کی تقریر کا انتظام کیا گیا۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر نہایت عمدگی کے ساتھ تقریر کی۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

راولپنڈی

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ حلقہ راولپنڈی لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو جلسے منعقد کئے گئے۔ (۱) لجنہ اماء اللہ کا جلسہ۔ جس میں "اخلاق فاضلہ" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی گئی۔ (۲) خدام الاحمدیہ کا جلسہ۔ جس میں خدام الاحمدیہ کے ممبروں کو بعض ضروری ہدایات دیں۔ غیر مبایعین کے متعلق جو دو ٹریکٹ طبع کر سے آئے تھے۔ ان میں تقسیم کر کے ان کو مناسب ہدایات دیں۔

اس ہفتہ میں دو کس سے دار التبلیغ میں اور چار کس سے ان کے گھروں پر ملاقات کر کے سلسلہ کے حالات سے ان کو واقف کیا۔ اور اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ روزانہ بعد نماز مغرب ایک دن قرآن شریف کا اور ایک دن حدیث بخاری کا درس دیتا ہوں۔ دوست شوق سے سنتے اور دلچسپی لیتے ہیں۔ بعد نماز فجر تذکرہ کا درس دیا جاتا ہے۔ بعد دوپہر چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک کلاس اطفال میں وقت دیتا ہوں۔ ہفتہ کے دن بچوں کا امتحان لیا گیا۔

سنور ریاست پٹیالہ

محمد احمد صاحب قمر طالب علم مدرسہ احمدیہ سنور سے رپورٹ کرتے ہیں۔ جس دن سے ہم چھٹیوں میں قادیان سے آئے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے انفرادی طور پر اور دوسرے تیسرے دن جلسہ منعقد کر کے تقریریں کی جاتی رہیں۔ جن میں مرد اور عورتیں شامل ہوتے رہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں مختلف احمدیوں کے مکانات پر دس لیکچر دیئے گئے۔ جن میں مستری علم الدین صاحب مولوی فضل الرحمٰن صاحب اور خاکسار تقریریں کرتے رہے۔ غیر احمدیوں پر بہت اچھا اثر ہوا اور بعض نے کہا کہ ہم کو تو یہ بتلایا جاتا تھا۔ کہ احمدی لوگ حضرت مرزا صاحب کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مانتے ہیں۔ مگر آپ لوگوں کی تقریریں سن کر پتہ چل گیا ہے۔ کہ واقعی آپ لوگ ہی اصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کرتے ہیں۔ اور حقیقی رنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے دلوں کو صاف کرے اور ان تمام کو ہدایت عطا کرے۔

دارالصناعت میں کام سیکھنے والوں کی ضرورت

دارالصناعت فٹ ویر میں نوجوان طلباء کو کام سکھانے کے لئے درکار ہیں۔ کم سے کم مڈل پاس ہوں تین یا چار سال کام سیکھنا ہوگا۔ مزید معلومات دفتر ہذا سے معلوم کریں :۔

ناظم تجارت تحریک جدید قادیان

تحریک جدید سال ششم کے وعدے سوفیصدی پورے کرنیوالے مخلصین

(گزشتہ سے پیوستہ)

اہلیہ صاحبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے	۸/۱/۱۲
عائشہ صاحبہ بابو محمد بخش صاحب	۵/۲/۰
ثریا صاحبہ اہلیہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب	۸/۱
نعمت بی بی صاحبہ اہلیہ منشی نور احمد خاں صاحب دارالفضل	۵/۲
اہلیہ صاحبہ مستری دوست محمد صاحب ایران	۵/۵
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار بشارت احمد صاحب	۶/۴
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب محلہ دارالبرکات	۵/۰
خورشید بیگم صاحبہ بنت خان بہادر غلام محمد صاحب	۵/۱
مریم صاحبہ اہلیہ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ	۵/۰
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب دارالفتوح	۶/۰
نیاز بی بی صاحبہ ہمشیرہ سید محمد اشرف صاحب مسجد فضل	۷/۴
برکت بی بی صاحبہ اہلیہ الہ یار صاحب	۷/۰
امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ مرزا عبداللطیف صاحب مسجد اقصےٰ	۵/۸
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالعزیز صاحب منیجر محلہ دارالعلوم	۲۲/۸
اہلیہ صاحبہ بابو جلال الدین صاحب دارالعلوم	۵/۰
استانی رحمت النساء صاحبہ اہلیہ ماسٹر مولا بخش صاحب	۵/۲
والدہ صاحبہ قاضی عبدالرحمٰن صاحب دارالعلوم	۵/۸
اہلیہ صاحبہ " " "	۵/۸
آمنہ بیگم اہلیہ غلام محمد صاحب ٹیلر	۵/۲
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب شملوی	۵/۲
حبیبہ صاحبہ دارالرحمت	۵/۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر فیض علی صاحب دارالعلوم	۴/۰
" " مالی محمد الدین صاحب مرحوم	۵/۴
اہلیہ صاحبہ بابو نصر اللہ صاحب دارالفضل	۵/۸
والدہ صاحبہ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب	۱۱/۰
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر	۱۶/۰
رشیم بی بی صاحبہ اہلیہ مولا بخش صاحب قادیان	۵/۵
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ اللہ بخش صاحب دارالرحمت	۵/۴

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالا مال ہوتے ہیں کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ چیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں مل سکتے آج ہی ۱۹۴۰-۴۱ء نرخنامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیویں :۔

منیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا فاروق کے متعلق ارشاد

فرمایا "فاروق کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے۔" پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں ڈھائی روپیہ سالانہ میں انہیں (ہر ہفتہ) میرا خطبہ بھی مل جائیگا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

المعلن خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

نمک سلیمانی

مکرمی خان صاحب مالک طبیہ عجائب گھر قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری خوردسالہ بچی کو قے اور دستوں کی تکلیف ہوگئی تھی میں نے آپ کا تیار کردہ نمک سلیمانی استعمال کروایا۔ عزیزہ کو اللہ تعالےٰ نے بہت جلد شفا عطا فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ فقط خاکسار بشیر احمد بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۳ ستمبر - افریقہ کی فرانسیسی نوآبادی موزدن بیک کی سرحد پر برطانوی افواج کا اجتماع ہو رہا ہے۔ مشرقی ٹرانسوال کی سرحد کو بھی مستحکم کیا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ برطانیہ اب جرمنی اور اٹلی کو افریقہ میں کسی پیش قدمی کا موقعہ نہیں دے گا۔

ہانگ کانگ ۲۳ ستمبر - ہند چینی کے متعلق فرانسیسی اور جاپانی نمائندوں میں جو بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ ختم ہو گئی ہے۔ موجودہ صورت حالات کو بہت نازک خیال کیا جاتا ہے۔

لنڈن ۲۳ ستمبر - معلوم ہوا ہے مارشل پیٹان نے پوپ کو تار دیا ہے۔ کہ فرانس کے کیتھولک عیسائیوں کو میری حکومت سے تعاون کی تلقین کریں۔ پوپ نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مارشل موصوف فرانس میں بادشاہت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے لوئیس اٹھارویں کے خاندان کے ایک شہزادہ سے جو برازیل میں ہے گفت و شنید ہو رہی ہے

القدس ۲۲ ستمبر - عراق اور ترکی کے مابین ریلوے لائن مکمل ہو گئی ہے۔ یہ تکمیل چار سال میں ہوتی ہے اور اس پر ۲۵ لاکھ دینار خرچ آئے ہیں۔ طول تین سو میل ہے۔

لنڈن ۲۳ ستمبر - ہر فان ربن ٹراپ برلن واپس روانہ ہو گیا ہے۔ روم کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ دونوں ملکوں میں کامل اتحاد اور اتفاق رائے ہے۔ لیکن مذاکرات کے موضوع کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اٹلی اور جرمنی یورپ میں نیا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں اور روس کا تعاون بھی حاصل کریں گے

لاہور ۲۳ ستمبر - کہا جاتا ہے۔ کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے سر چھوٹو رام ایک مسودہ قانون تیار کر رہے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ دکانداروں کی خالص آمدنی کا ایک خاص حصہ بطور ٹیکس ان سے وصول کیا جائے۔ ہر دکاندار اپنا حساب باقاعدہ رکھے۔ تجویز ہے کہ انکم ٹیکس سے ۶ کروڑ روپیہ وصول ہو سکے۔

شملہ ۲۳ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے دفاعی قرضوں کی مختلف مدات میں ۱۶ ستمبر ۴۰ء تک ۴۴ کروڑ روپیہ وصول ہو چکا ہے۔

واشنگٹن ۲۲ ستمبر - یہاں اس قسم کی افواہیں گشت لگا رہی ہیں۔ کہ جرمنی کا خفیہ ہتھیار ایک ایسی دوربین ہے۔ جو ہوا باز کی سیٹ کے پاس لگا دی جاتی ہے۔ اور وہ کہرا اور دھند اور بادلوں کے باوجود دور تک دیکھ سکتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنی نے برطانیہ پر حملے کے لئے ۱۰ ہزار کشتی دہ بیلینہ کے جہاز اور ۱۱ ہزار ہوائی جہاز تیار کئے ہیں۔

شملہ ۲۳ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی ۲۷ ستمبر کو وائسرائے ہند سے ملیں گے۔

لنڈن ۲۳ ستمبر - گذشتہ شب بھی انگریزی ہوائی جہازوں نے دشمن پر حملے جاری رکھے۔ اور برلن پر بھی اڑے۔ اہل برلن دو گھنٹے پناہ گاہوں میں رہے۔ جرمن ایجنسی نے تسلیم کیا ہے کہ بہت نقصان ہوا ہے۔ آج جرمن طیاروں نے بھی انگلستان پر حملے کئے وہ تین سمتوں سے بڑھے۔ ان میں سے تین گرا دئے گئے۔ کل رات بھی حملہ ہوا تھا۔ جس سے بعض کارخانوں کو نقصان پہنچا۔ جنوب مشرقی علاقہ کے بعض شہروں پر بھی بم گرائے گئے۔

قاہرہ ۲۳ ستمبر - مصر میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ یہ صرف احتیاطی کارروائی ہے۔ لڑائی کے بارہ میں اس کی پالیسی یہ ہے کہ وہ چوکنا ہو کر دیکھتی رہے گی کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

لنڈن ۲۳ ستمبر - جنیفہ پر کل اطالوی طیاروں نے حملہ کیا۔ اور بموں کے ساتھ عربی میں اشتہار بھی تقسیم کئے۔ جن میں لکھا ہے کہ مسولینی کو عربوں سے بہت محبت ہے اس حملہ میں ۳۲ عرب ہلاک اور ۶۸ زخمی ہوئے۔ ایک مسجد اور قبرستان پر بھی بم گرے۔

پشاور ۲۳ ستمبر - سرحدی ملاؤں کے فتوی کے بعد آفریدی علاقہ کے ملاؤں نے بھی اٹلی اور جرمنی کو اسلام کا دشمن قرار دیتے ہوئے اٹلی کے خلاف جہاد کا حکم دیدیا ہے۔

لاہور ۲۳ ستمبر - اس شہر کے طیارہ فنڈ میں نواب صاحب آف ممدوٹ نے ۵۰ ہزار روپیہ دیا ہے اس فنڈ میں اب تک ۲ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

بمبئی ۲۳ ستمبر - ہندو مہاسبھا کا اجلاس آج صبح ختم ہو گیا۔ آخری قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ جنگ کے بعد ایک سال کے اندر اندر ہندوستان کو ڈومنین سٹیٹس دینے کا وعدہ کیا جائے۔ اور اقلیتوں کے حقوق کے بارہ میں وزیر ہند نے جو کچھ کہا ہے۔ اسے کھول کر بیان کیا جائے۔ یہ بھی قرار پایا کہ مہاسبھا ہندوؤں کے حقوق کے لئے لڑتی رہے گی۔

لنڈن ۲۳ ستمبر - گرجا گھروں ہسپتالوں اور مزدوروں کی جھونپڑیوں کی بربادی کے بعد نازیوں کا تازہ کارنامہ یہ ہے۔ کہ ایک جہاز کو جس میں نوے بچے تھے۔ اور جو کینیڈا جا رہا تھا۔ تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا۔ ۸۳ بچے ڈوب گئے۔ کل ۲۹۴ آدمی اس جہاز کے ساتھ غرق ہو گئے۔

ٹوکیو ۲۳ ستمبر - کل رات جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس کے مطابق آج جاپانی افواج ہند چینی میں داخل ہو رہی ہیں۔ جاپان کو کچھ فوجی سہولتیں دیدی گئی ہیں۔ وہ تین فوجی چھاؤنیاں قائم کر سکے گا جن میں سے ہر ایک میں ۶ ہزار فوج رہ سکے گی۔ سمجھوتہ کی کل شرائط کا ابھی اعلان نہیں ہوا۔

قاہرہ ۲۳ ستمبر - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سیدی برانی میں اطالوی مورچوں پر حملہ کیا گیا ہے ہوائی جہازوں نے بھی بم برسائے۔ مشرقی افریقہ میں اطالوی اڈوں پر بھی کامیابی سے حملے کئے گئے۔ اطالوی اب اندھا دھند حملے کر رہے ہیں۔ چنانچہ سپین کا ایک تیل بردار جہاز ڈبو دیا گیا ہے۔ شام میں بھی وہ بڑی چالیں چل رہے ہیں۔ ربن ٹراپ کے روم سے جانے کے بعد ترکی اور یونان کے خلاف اطالوی پریس زہر اگلنے لگ گیا ہے۔ بالخصوص یونان کو بہت دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ یونان اور یوگوسلاویہ نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ وہ لڑائی سے بالکل الگ رہیں گے ان دونوں میں کامل اتفاق ہے۔

لنڈن ۲۳ ستمبر - مارشل پیٹان کی حکومت کی مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ اب فرانسیسی مراکو میں بھی بے چینی بہت بڑھ گئی ہے۔ آٹا اور کھانڈ بہت کمیاب ہے۔ جرمن جاسوس بھی وہاں زور سے اپنا کام کر رہے ہیں

شملہ ۲۳ ستمبر - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ جو سپاہی سمندر پار گئے ہوئے ہیں۔ ان کا خط وغیرہ آنے میں دیر ہو جانا معمولی بات ہے۔ اس لئے ان کے متعلقین کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ اگر کوئی ہلاک یا زخمی ہوا۔ تو اس کے متعلقین کو فوراً خبر پہنچا دی جائے گی۔

لاہور ۲۳ ستمبر - حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ بیلچہ بطور ہتھیار استعمال ہو سکتا ہے۔ اور بعض لوگ استعمال کر چکے ہیں۔ اس لئے جن ہتھیاروں کو باہر لے کر چلنے کی ممانعت ہے ان میں بیلچہ بھی شامل ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah